بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

مصلح موعود نمبر

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۴ محرم ۱۳۹۴ھ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۳ہش ۱۷ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعودؓ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونیوالے الہامی الفاظ

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفّر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰےؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوّری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا (اِسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحقّ والعلاء کانّ اللہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پبلشر: مسعود احمد ۰ پرنٹر: سید عبدالحی ۰ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۰ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش
مصلح موعود نمبر

اسلام کے دائمی غلبہ سے متعلق ایک دائمی پیشگوئی

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں اسلام کو دنیا بھر میں دائمی طور پر غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے صداقت اسلام کے براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے انبار لگا کر نیز ہزارہا کی تعداد میں تازہ بتازہ نشانہائے صداقت دکھا کر اور غلبۂ اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے والے مخلص و فدائی اور پاکباز انسانوں کی جماعت قائم فرما کر دنیا میں غلبۂ اسلام کی ایک نہایت مضبوط و مستحکم بنیاد قائم کر دکھائی۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے اس مضبوط و مستحکم بنیاد پر غلبۂ اسلام کی پرشکوہ عمارت کی تعمیر اور اس کی ترصیع و تزئین کی غرض سے آپ کے ذریعہ ایک نہایت مہتم بالشان پیشگوئی بھی کرائی جو اسلام کے دائمی غلبہ سے متعلق اپنے نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے تاقیامت جاری رہنے اور پوری ہوتی چلی جانے والی ایک دائمی پیشگوئی ہے اور وہ ہے ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی انقلاب آفریں پیشگوئی جو عرفِ عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے۔

یہ پیشگوئی ایک اولوالعزم فرزند موعود کے پیدا ہونے اور اس کے ذریعہ اسلام کے زمین کے کناروں تک پھیلنے اور پھیلتے چلے جانے کی نہایت ہی مہتم بالشان بشارت پر مشتمل تھی سو یہ بشارت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں نہایت شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی۔ حسب بشارات آپ کے نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۵۲ سالہ عہدِ خلافت میں آپ کی زندگی کے آخری لمحات اور آپ کے جسد اطہر کے آخری سانس تک جماعت کا قدم بفضل اللہ تعالیٰ ترقی کی طرف بڑھتا اور نتیجۃً اسلام زمین کے کناروں تک پھیلتا چلا گیا۔ اس طرح پیشگوئی کی ایک ایک علامت آپ کے وجودِ باجود میں پوری ہو کر دنیا پر اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کرنے کا موجب بنی کہ بحمد اللہ تعالیٰ آپ ہی اس پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق اور مصلح موعود کی حیثیت میں شہرۂ آفاق شخصیت کے مالک ہیں۔

لیکن جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا ہے یہ پیشگوئی محض ایک وقتی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ اپنے نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے اسلام کے دائمی غلبہ کو بتدریج ظاہر کرنیوالی ایک دائمی پیشگوئی ہے اس لئے یہ نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات آپ کے وصال کے بعد بھی آج کے دم تک جاری ہیں اور تاقیامت جاری رہیں گے۔ کیونکہ ان نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات کے مسلسل اور بتدریج ظہور کی شکل میں ہی بالآخر اسلام کا پورے کرۂ ارض پر غالب آنا اور پھر دائمی طور پر تاقیامت اس غلبہ کا قائم و دائم رہنا مقدر ہے۔ چنانچہ خود پیشگوئی مصلح کے الہامی الفاظ میں اسکی صراحت موجود ہے جیسا کہ پیشگوئی مذکور کے درج ذیل الفاظ سے صاف عیاں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے پسر موعود اور اس کے رفیع الشان کارناموں کی بشارت دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا:۔

"تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔"
(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی کے ان الفاظ سے صاف عیاں ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود اپنے نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے تاقیامت جاری رہنے والی ایک دائمی پیشگوئی ہے۔ اسی لئے پیشگوئی ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کے اصل اور حقیقی مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مستقل بنیادوں پر اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانے کا محیر العقول کارنامہ سرانجام دینے کے بعد اس امر کا بھی اعلان فرمایا کہ اسلام کا قدم اب آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اور آپ کے اس کارنامہ کی وجہ سے اسلام کو جو غلبہ حاصل ہوگا وہ دائمی ہوگا اور کبھی نہ مٹے گا چنانچہ فرمایا:۔

"میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"
(بحوالہ ٹریکٹ "روح پرور خطاب")

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ گزشتہ آٹھ سال سے زائد عرصہ سے (یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد سے) ایک دنیا اس حقیقت کی چشم دید گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نافلۂ موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے رفیع الشان کارناموں کے ذریعہ جن کا اپنا وجود آسمانی پیشگوئیوں کے بموجب روحانی طور پر مصلح موعود کے وجود کا ہی حصہ ہے مصلح موعود کا تابندہ و درخشندہ نام اور زندہ و پائندہ کام خداداد بقائے دوام کے طفیل پہلے سے تابندہ تر حالت میں آج بھی قائم و دائم ہے اور اسکی تابندگی و درخشندگی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز تاقیامت اضافہ ہوتا ہی چلا جائے گا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ غلبۂ اسلام کے آسمانی منصوبوں (یعنی "فضل عمر فاؤنڈیشن" "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" اور "صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں اشاعت و غلبۂ اسلام کی عظیم تر انقلاب انگیز تحریک") کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری فرمودہ کاموں میں اب اتنی وسعت پیدا ہو چکی ہے اور مسلسل پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور پھر انکے ایسے عظیم الشان نتائج دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ میں ظاہر ہو رہے ہیں کہ ایک زمانہ دنیا میں اسلام کو سربلند ہوتے اور تسخیر قلوب کے میدان میں فتح مند ہوتے دیکھ رہا ہے۔ اور اُفقِ سماء پر ظاہر ہونے والے آثار بتا رہے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلی صدی جسکے شروع ہونے میں اب بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور دنیا پر خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیشگوئی کو بہ تمام و کمال پورا کر دکھائے گی:۔

"دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے، عیسائی بادشاہ بھی اور انکی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے غلبۂ اسلام کے مقصد میں ناکام کرنے کیلئے متحد ہو جائیں، پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدبیروں کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اسوقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"
("الموعود" طبع اول صفحہ ۲۱۱)

الغرض پیشگوئی مصلح موعود خود پیشگوئی کے الہامی الفاظ اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریحات کے مطابق اپنے نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے اسلام کے بتدریج ظاہر ہونے والے دائمی غلبہ سے متعلق ایک دائمی پیشگوئی ہے جو حضرت المصلح الموعودؓ کے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ قیامت تک پوری ہوتی چلی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے

اس پیشگوئی سے جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں احباب انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

" اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور اُن پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔"

"میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام .... کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ میں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا میں تمہیں اُچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کودو لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اُچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سُرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں مُبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سُرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔"

("الموعود" صفحہ ۲۰۸ و صفحہ ۲۱۴ تا صفحہ ۲۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و مغربی افریقہ

موجودہ زمانہ کے مفاسد میں سے ایک فساد عظیم یہ بھی ہے کہ بظاہر عقلمند کہلانے والوں نے خدا تعالیٰ سے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے دور و مہجور ہونے کے سبب یہ عقیدہ یا نظریہ ایجاد کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ کلام نہیں کرتا اور نہ اس کے کلام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ کارخانہ عالم خود بخود لگے بندھے قانونوں کی وجہ سے چل رہا ہے اور اب عقل انسانی اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ کسی خارجی راہنمائی کی (جسے وحی والہام کا نام دیا جاتا ہے) ضرورت باقی نہیں رہی اور اس مسلک کے بعض عقلمندوں نے یہاں تک بھی قیاس آرائی کی ہے کہ جن لوگوں کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرتا رہا اور اپنی خوشنودی یا ناراضگی کے متعلق انہیں اطلاع دیتا رہا یا ایسے قوانین (شریعت) نازل کرتا رہا کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو۔ یہ سب ظنی باتیں ہیں جن کی بنیاد کسی محکم یقین پر نہیں بلکہ یہ کلام جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا رہا اور اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھا گیا کہ یہ خدا کا کلام ہے جسے دوسرے الفاظ میں وحی والہام کہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا ایک وہم ہے۔ یہ ان کے دلوں کے خیالات ہی تھے اور اگر وہ (نعوذ باللہ) لوگوں کو اپنا مرید یا معتقد بنانے کے لئے دھوکہ نہیں دے رہے تھے تو غلطی خوردہ ضرور تھے جو اپنے ہی ذاتی خیالات کو کلام خدا سمجھ بیٹھے لیکن اب کسی قسم کی وحی کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

اسی مسلک کے بعض لوگوں نے ذرا نرمی دکھلائی اور یہ کہہ دیا کہ پہلے جو انبیاء کرام گزر چکے ہیں۔ وہ تو بے شک خدا تعالیٰ سے الہام وکلام پاتے تھے لیکن اب اس کی ضرورت موجود نہیں رہی کیونکہ جو الہامی کتب وہ ہمارے لئے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ یہی ہماری ہدایت و راہنمائی کے لئے کافی ہیں ان کے بعد اب خدا تعالیٰ کا کلام سننے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ جس قدر کلام سابقہ زمانہ میں نازل ہو چکا وہی کافی ہے اب اس کے بعد نہ خدا تعالیٰ کسی سے کلام کرتا ہے نہ آئندہ کرے گا۔

یہ خیالات ایسے خطرناک ہیں کہ اگر ان کا قلع قمع نہ کیا جائے تو کسی مسلمان کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا کیونکہ ان خیالات کو صحیح سمجھنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک نبی کی نبوت میں شک پڑ جائے گا۔ اور ہر ایک الہامی کتاب مجموعہ وساوس و اوہام شمار ہوگی کیونکہ جب یہ مان لیا جائے کہ اب خدا تعالیٰ کسی سے کلام نہیں کرتا تو اس بات کا بھی ثبوت باقی نہیں رہتا کہ وہ کتابیں جن کو خدا تعالیٰ کی کتابیں کہا جاتا ہے وہ بھی درحقیقت خدا تعالیٰ کی ہی کتابیں ہیں۔ انسانوں کا کلام یا افتراء نہیں۔ اور گزشتہ انبیاء کی نبوت بھی اسی صورت میں ثابت ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب بھی کلام کرے اور وہ کلام ایسا قطعی اور یقینی ہو کہ کسی شخص کو اس کے خدا تعالیٰ کا کلام ہونے میں شک باقی نہ رہے۔ نیز ان سب کتابوں میں سے جو کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری کتاب ہو جس کے بعد کسی اور کتاب کے آنے کی ضرورت باقی نہ ہو۔ اب نازل ہونے والا کلام اس کی تصدیق کرے کہ فلاں کتاب آخری کتاب ہے اور اس سے پہلے کی کتابیں آخری نہیں اور اگر وہ آخری ہیں تو وہ اس بات کا ثبوت اپنے متبعین کے ذریعہ نازل ہونے والے کلام الٰہی سے کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس لئے مبعوث فرمایا کہ آپ دنیا میں قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی و رسول اور ساری دنیا کے لئے نجات دہندہ ہونا ثابت کریں اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کو (جسے دوسرے لفظوں میں قرآن مجید کہتے ہیں) سب سے اعلیٰ و افضل و اکمل ثابت کریں اور اپنی وحی و کلام سے آپ کو اسی کام کے لئے مامور فرمایا۔ اسی پر آپ نے ساری دنیا پر اتمام حجت کے لئے ایک کتاب لکھنی شروع کی جس کا نام آپ نے البراہین الاحمدیہ علیٰ حقیۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ [illegible] رکھا۔

اس کتاب میں جہاں آپ نے ان دونوں مقاصد کے لئے عقلی اور نقلی دلائل درج فرمائے وہاں اپنے اوپر چند انکشافات کا بھی ذکر فرمایا جو غیبیہ رویاء و مکاشفات و مکالمہ وحی الٰہیہ سے ظاہر ہوئے تھے۔ چونکہ یہ ایک بہت لمبا کام تھا۔ اور اس کتاب کے آپ کے پروگرام کے مطابق مکمل شائع ہونے کیلئے ایک بہت لمبا عرصہ درکار تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کام کو بہت مختصر کرنے کے لئے آپ کی اس طرف رہنمائی فرمائی کہ آپ ایک اشتہار شائع کریں اور دیگر مذاہب کے روساء اور اکابر علماء کی طرف ایک خط بھیجیں جس میں انہیں آپ سے ایک سال کے اندر اندر خارق عادت آسمانی نشان دیکھ کر اسلام میں داخل ہو جانے کی دعوت دیں۔

اس منشاء ربانی کے پیش نظر آپ نے ایک اشتہار آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع فرمایا اور اس میں لکھا:۔

"کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔ جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کو ہر ایک عیب اور نقص سے بری سمجھ کر اس کی تمام پاک اور کامل صفتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے وہ فقط اسلام ہے۔ جس میں سچائی کی برکتیں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں اور صداقت کی روشنی دن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے اور دوسرے تمام مذاہب ایسے بدیہی البطلان ہیں کہ نہ عقلی تحقیقات سے ان کے اصول صحیح اور درست ثابت ہوتے ہیں اور نہ ان پر چلنے سے ایک ذرہ روحانی برکت و قبولیت الٰہی مل سکتی ہے۔ بلکہ ان کی پابندی سے انسان نہایت درجہ کا کوردل اور سیاہ دل ہو جاتا ہے جس کی شقاوت پر اسی جہان میں نشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے۔

اول:۔ تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے۔ جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری بھی کرا لے۔

دوم: ان آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت ہونے کیلئے ازبس ضروری ہیں۔ اس امر عظیم میں مؤلف نے اس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہو جائے۔ تین قسم کے نشانات ثابت کر کے دکھائے ہیں:۔

اول وہ نشان کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفوں نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ سے اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے......

......دوم وہ نشان جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہیں......

سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتے ہیں جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ و اسرار لدنیہ و کشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کہ جو اس خادم دین سے صادر ہوئی ہیں۔ اور جن کی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریوں وغیرہ سے) بشہادت رؤیت گواہ ہیں۔ کتاب موصوف میں درج کئے ہیں"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵)

اور اسی خط میں تحریر فرمایا:۔

"اصل مدعا خط جس کے ابلاغ سے میں مامور ہوا ہوں یہ ہے۔ دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے۔ اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں (خوارق و پیشگوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کو طالب صادق اس خاکسار (مؤلف براہین احمدیہ) کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا ان آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو آپ طالب صادق بن کر قادیان میں تشریف لاویں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر ان آسمانی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کر لیں۔ ولیکن اس شرط نیت سے (جو طالب صادق کی نشانی ہے) کہ بمجرد معائنہ آسمانی نشانوں کے اسی جگہ (قادیان میں) شرف اظہار اسلام یا تصدیق خوارق سے مشرف ہو جائیں گے اس شرط نیت سے آپ آویں گے تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ آسمانی نشان مشاہدہ کریں گے اس امر کا خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہو چکا ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ اب آپ تشریف نہ لائیں تو آپ پر خدا تعالیٰ کا مؤاخذہ رہا...... اور اگر آپ آویں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشانی مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔"

("تبلیغ رسالت" صفحہ ۱۶ جلد اول)

اس اشتہار اور خط کی اشاعت کے بعد بعض اکابر مذاہب کو آگے آنا اور اس دعوت کو قبول کرنا چاہیئے تھا۔ وہ تو آگے نہ آئے کیونکہ آسمانی نشان دیکھ کر قادیان میں ہی مشرف بہ اسلام ہو جانے کی شرط تھی لیکن قادیان کے بعض شریف ہندوؤں نے آپ سے درخواست کی کہ اسلام لانے کی شرط کو تو ہمارے لئے نرم کر دیا جائے۔

"لیکن ہم لوگ ایسے نشانوں پر کفایت کرتے ہیں جن میں زمین و آسمان کے زیر و زبر کرنے کی حاجت نہیں اور نہ قوانین قدرتیہ کے توڑنے کی کچھ ضرورت۔ ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے۔ یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے۔ جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے .... اور بلاشبہ ہم ایک سال تک بغرض مشاہدہ نشان آپ کے مکان پر حاضر ہو کر ہر ایک قسم کی پیشگوئی وغیرہ پر دستخط بقید تاریخ و روز کر دیا کریں گے اور کوئی بدعہدی اور کسی قسم کی نامنصفانہ حرکت ہم سے ظہور میں نہیں آئے گی۔ ہم سراسر سچائی اور راستی سے اپنے پرمیشر کو حاضر و ناظر جان کر یہ اقرارنامہ لکھتے ہیں اور راستی سے اپنی نیک نیتی کا قدم چاہتے ہیں۔ اور سال جو نشانوں کے دکھلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتداء ستمبر ۱۸۸۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ جس کا اختتام ستمبر ۱۸۸۶ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔

العبد

لچھمن رام بقلم خود۔ جو اس خط میں ہم نے لکھا ہے اس کے موافق عمل کریں گے۔ پنڈت بھارامل بقلم خود۔ بشنداس ولد رعدا ساہوکار بقلم خود۔ منشی تاراچند کھتری بقلم خود۔ پنڈت نہال چند۔ سنگت رام۔ فتح چند۔ پنڈت ہرکرن۔ پنڈت بیج ناتھ چوہدری بازار قادیان بقلم خود۔ بشنداس ولد ہیرانند برہمن۔"

اس درخواست کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"عنایت فرمائے من .... آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے۔ اس لئے یہ تمام تر شکرگزاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جلشانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا۔ جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو.........

خاکسار احقر عباد اللہ
غلام احمد عفی اللہ عنہ"

(صفحہ ۴۹-۵۴)

اس معاہدہ کے بعد حضور علیہ السلام کو یہ بتلایا گیا کہ آپ کی عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔ اس پر آپ شروع ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس دن تک متواتر شب و روز دعائیں کیں اور چالیس دن ختم ہونے کے بعد بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء وہ مشہور عالم اشتہار شائع فرمایا جس میں الہام الٰہی سے پیشگوئی مصلح موعود درج ہے۔ اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ فضل، مصلح موعود، محمود، بشیر ثانی، فضل عمر۔ اس دنیا میں ظاہر ہو گیا اور اس پیشگوئی (الہام ربانی) کے ہر حرف کا زندہ و تابناک جلوہ دکھلا کر اور دنیا کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت پا کر اور منکرین مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے لئے ایک تاابد زندہ نشان رہ کر نومبر ۱۹۶۵ء میں اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

قطعات

(محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب)

آمد سے جس کی پہلے ہی بتلا دیا گیا
موعود تھا خدا کا خوشی کی نوید تھا
وہ جس کے ذہن و فہم کا چرچا تھا چارسُو
نصرت کی اور فتح و ظفر کی کلید تھا

(۲)

عطرِ رضائے حق سے جو ممسُوح ہو گیا
وہ صاحبِ شکوہ وجیہہ و زکی جواں
وہ جس کا ضربِ آہنی باطن شکن بنا
برکت کا اور خیر کا روشن ترین نشاں

(۳)

وہ نُور تھا خُدائے بزرگ و جمیل کا
دِل کا حلیم تھا وہ اسیروں کا رستگار
روشن نشاں صداقتِ مہدی کا ایک تھا
دلبند و ارجمند وہ فرزندِ کامگار

(۴)

تصویر[1] تیری دیکھی تو محسوس یہ ہوا
جیسے جہاں کی تیرگی کافور ہو گئی
تھی کِس غضب کی تیرے تبسّم کی چاندنی
ساری فضا ہی نُور سے معمور ہو گئی

(۵)

تیرا وجود نعمتِ عظمیٰ سے کم نہ تھا
احسان تھا وہ ہم پہ خُدائے کریم کا
وہ دَورِ کیف آفریں یُوں ختم ہو گیا
جنّت سے گویا آیا تھا جھونکا نسیم کا

(۶)

تیرا خیال اب بھی ہے اِس دِل میں جاگزیں
نظروں سے گرچہ آج تُو اوجھل مری ہُوا
تیرا فراق ہم کو گوارا نہ تھا مگر
"ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا"

[1] مووی تصویر دیکھ کر۔

حضرت المصلح الموعودؓ کا حلفیہ بیان

"میں اسی واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان میں یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

(تقریر جلسہ لاہور ۔ ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے مصداق کی یقینی تعیین

الہامات کی رُو سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ہی مصلح موعود ہیں

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عظیم نشانِ رحمت عطا فرمایا۔ اس نشان سے دہریوں پر بھی اتمام حجت ہوئی۔ غیر مسلموں پر بھی حجت پوری ہوئی اور تمام عقلمندوں کے لئے ایک زندہ اور روشن نشان ظاہر ہوا۔ غیر مبائع احباب کا ناحق پر ہونا بھی اس پیشگوئی سے نمایاں ہو گیا۔ ہم ذیل میں مصلح موعود کی تعیین خود الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات سے پیش کرتے ہیں:۔

اصل پیشگوئی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا پر ایک نشانِ رحمت دکھانے کا وعدہ فرمایا۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی ..... اس (بشیر اوّل ناقل) کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلا کأن اللہ نزل من السماء۔ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور، جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

(۲)

اس اشتہار کے مندرجہ بالا کلمات میں مصلح موعود کی خبر دی گئی۔ خود حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے:۔

"..... اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ ..... مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے (پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا) اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے"۔

(سبز اشتہار ص۷ حاشیہ)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کیساتھ آئیگا"۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور وہ بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی (یا مصلح موعود۔ ناقل) کیلئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا ہے"۔

(سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

پھر تحریر فرمایا:۔

"الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے"۔

(دیکھو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء)

"سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور فوت بھی ہو گیا اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے"۔

(سبز اشتہار ص۳ حاشیہ)

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس نے بطور پیشگوئی اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں جو خبر دی ہے اس کا وہ فقرہ "اس کے ساتھ فضل ہے" سے لے کر مصلح موعود کیلئے پیشگوئی ہے۔ ان اقتباسات سے واضح ہے کہ ہونیوالا لڑکا جسے بشیر ثانی محمود وغیرہ ناموں سے بھی یاد کیا گیا ہے وہی مصلح موعود ہے۔

(۳)

اس پیشگوئی کے ظہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہے اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے"۔

(سراج منیر ص۳۴)

پھر حاشیہ میں تحریر فرمایا۔

"ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو"۔

(حاشیہ ص۳۱ سراج منیر)

پس جب موعود لڑکے کا بشیر اوّل کے بعد بلا توقف پیدا ہونے کا وعدہ تھا اور جسے مصلح موعود بشیر ثانی اور محمود کے نام سے الہامات میں یاد کیا گیا تھا وہ خدا کے مسیح کے فرمودہ کے مطابق پیدا ہو چکا۔ اور وہ ہمارے پیارے آقا سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر حضرت اقدس نے بشیر اوّل کی وفات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"صاف ظاہر کیا گیا کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے اُن کا آنا ضروری ہے۔ سو اے وہ لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد (یعنی بشیر اوّل کی موت کے بعد۔ ناقل) اب روشنی آئیگی (یعنی بشیر ثانی پیدا ہوگا۔ ناقل)

(سبز اشتہار ص۱)

سو ایسا ہی ہو گیا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد بلا توقف وہ روشنی آ گئی۔ اور مصلح موعود لڑکا محمود پیدا ہو گیا۔ حضرت اقدس حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

یہ ہے عبارت سبز اشتہار صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جسکا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضل تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۶۰)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بشیر ثانی یا مصلح موعود وہی موعود لڑکا ہے جو جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا ہے اور بالاتفاق مسلّم ہے کہ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہونے والا لڑکا صرف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہیں۔ لہٰذا اُن کا مصلح موعود ہونا ثابت اور واضح ہے۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کی رحمت کے انزال کے دو طریق بیان فرمائے ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا اُن کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔"

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اُس کی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اُس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما

(سبز اشتہار ص۷ حاشیہ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیّدنا حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ کی ولادت پر تحریر فرماتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"سو آج بارہ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ ہجری روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضل تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جبتک اپنے وعدہ کو پُورا نہ کرے۔"

(اشتہار ۱۲ ؍جنوری ۱۸۸۹ء)

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ موعود لڑکے یا مصلح موعود کے لئے مدت مقرر ہے اور اُس کا بشیر اوّل کے بعد آنا ضروری ہے اور اُسکی صفات کا ذکر موجود ہے۔ اس اقتباس کے آخری الفاظ حضرت اقدس کے اُس یقینِ تام پر دلالت کر رہے ہیں جو حضور کو اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر تھا۔ اور آپ احتیاطی رنگ میں جو تمام انبیاء اور اولیاء کا شیوہ رہا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ سے کامل انکشاف کے منتظر ہیں۔ مگر آپ اُس لڑکے کو اُن تمام ناموں سے نامزد فرماتے ہیں جو مصلح موعود کے لئے الہام میں مقرر تھے۔ بعد کے واقعات نے تصدیق کر دی کہ فی الواقع حضرت محمود رضی اللہ عنہ مصلح موعود ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو اُس کے خلاف کوئی الہام نہیں ہوا اور حضور نے حضرت محمودؓ کے مصلح موعود ہونے کے خلاف کبھی اظہار نہیں فرمایا۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ محمود احمد مصلح موعود نہیں ہیں۔

(۵)

حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے۔

"اِنّ اللّٰہ لا یبشّر الانبیاء والاولیاء بذرّیّۃ الا اذا قدر تولید الصالحین"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۹ حاشیہ)

کہ اللہ تعالےٰ کے نبیوں اور ولیوں کو اسی اولاد کی پیدائش کی بشارت ہوتی ہے جو علم الٰہی میں نیک اور صالح ہوتی ہے۔

تمام احمدی کہلانے والے مانتے ہیں کہ حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ الٰہی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے تھے۔ پس ان کی صالحیت کے خلاف عقیدہ رکھنا سنّت اللہ کو باطل کرتا ہے۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فعل بطور نشان میرے واسطہ سے ظہور میں آ رہے ہیں اور اولاد بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا۔" (سراج منیر ص۵۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ففی ھذا اشارۃ الی ان اللّٰہ یعطیہ ولدًا صالحًا یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۸ حاشیہ)

یعنی مسیح موعود کا ایک لڑکا خاص طور پر صالح ہوگا وہ مسیح موعود کے رنگ میں رنگین ہوگا اور آپ سے پوری مشابہت رکھے گا۔

پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نشانِ آسمانی میں لکھتے ہیں:۔

"دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اُس (موعود مہدی) کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائیگا تو اُس کے نمونہ پر اُس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یُوں ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اسی کے نمونہ پر ہوگا اور اُسی کے رنگ سے رنگین ہو جائیگا اور وہ اسکے بعد اُس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اُس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔"

(نشانِ آسمانی ص۱۳)

پھر مسیح موعودؑ کی علامتوں میں اُس کی شادی اور اولاد ہونے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ اُس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اُس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اُسکا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کریگا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آ چکی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۳۱۲)

پھر ایک اور جگہ حضور بتصریح فرماتے ہیں:۔

"الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور ایک کو اُن میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے۔" (تریاق القلوب ص۱۴)

ان تمام حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ موعود لڑکا حضرت مسیح موعود ہی کی نسل موجودہ اور اُن چار لڑکوں میں سے ایک ہے۔ پس وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہیں جو یہ خیال رکھتے ہیں کہ مصلح موعود ان لڑکوں میں سے نہیں بلکہ صدہا سال کے بعد یا کسی اور خاندان سے ہے۔ حضرت اقدس نے بوضاحت لکھا ہے:۔

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کو کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص۱۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں نویں پیشگوئی کے ضمن میں انا نبشرک بغلام حسین کے متعلق دوسری شادی کے ذکر کے بعد فرمایا:۔

"اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔" (ص۳۴)

دوسری جگہ ازالہ اوہام میں الہام الٰہی کا ذکر فرمایا:۔

"ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء۔" (ص۶۳۵)

ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کے مصداق سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی وہی ہیں جن کو حسن و احسان میں نظیر کہا گیا ہے۔ پس وہی مصلح موعود ہیں۔

سو اوّل تو یہ ضروری ہے کہ مصلح موعود جس کا ذکر ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بموجب الہام ہے وہ موجودہ نسل میں سے ہو۔ ورنہ اُسے مقبولیت دعا کا نتیجہ اور نہ ہی موجودہ لوگوں کے لئے نشان کہا جا سکتا ہے۔ حضرت اقدس کی عبارات اس بارہ میں نہایت واضح ہیں۔

دوم اس مصلح موعود کے لئے حضرت نے ۹ سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اوپر کے بعض اقتباسات سے عیاں ہے کہ مصلح موعود کا مدت مقررہ میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ آیئے اب دیکھیں کہ وہ مدت مقررہ کیا ہے؟ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ

(باقی ص۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کی آسمانی تحریک

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

یہ انکشاف مخلصین احمدیت کے لئے یقیناً اضافہ معلومات اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا کہ جس خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے ہمارے موجودہ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر اپنی تجلی خاص کے ذریعہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا عظیم منصوبہ اس کی تفصیلات و جزئیات سمیت القاء فرمایا اسی قادر و توانا خدا نے سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو اپنی پاک کتاب فرقان حمید کی سورۃ الفجر کی روشنی میں اطلاع دی کہ دین اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کے ظہور کا آسمانی فیصلہ جن مختلف ادوار میں تدریجاً نافذ ہوگا ان میں ۱۹۹۰ء کو معرکہ بدر کی طرح ایک یوم الفرقان کی حیثیت حاصل ہوگی چنانچہ حضور تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ۔ اس حصۂ آیت میں پھر ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے ... ممکن ہے کہ جانے والی ایک رات کا ایک ظہور آٹھ سال بعد ہو یعنی ۱۹۵۲ء میں، ایک ظہور ۲۷ سال بعد ہو یعنی ۱۹۷۱ء میں، ایک ظہور چھیالیس سال بعد ہو یعنی سنہ ۱۹۹۰ء میں .... اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفجر صفحہ ۵۲۹)

حضور کا یہ ارشادِ مبارک ۱۹۴۵ء کا ہے جس کے تیرہ برس بعد حضور نے ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں ایک پُرمعارف خطبہ دیا جس میں وصیت فرمائی کہ سلسلہ احمدیہ کی سو سالہ جوبلی پوری شان و شوکت اور طنطنہ سے منائی جائے۔ چنانچہ فرمایا:-

"چند دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترنے والی ہے اب یہ ناممکن بات ہے کہ زیادہ عرصہ تک آسمان اپنی مدد کو روکے رکھے۔ کوئی ۲۵-۲۶ سال تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دشمنوں کی گالیاں سُنیں، ان سے پتھر کھائے، اینٹیں کھائیں، ماریں کھائیں، لیکن تبلیغ جاری رکھی۔ اس کے بعد قریباً پچاس سال تک یہ کام ہم نے کیا یہ سارا زمانہ مل کر ۷۵ سال کا ہو جاتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ ایسا تو نہیں کہ ۷۵ سال تک ایک قوم کو گالیاں دلوائے، ماریں کھلائے، پتھر مروائے اور پھر چُپ کر کے بیٹھا رہے اب مَیں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے اُترے گی۔"

اسی تسلسل میں مزید فرمایا:-

"۱۰۰ سال کی جوبلی بڑی جوبلی ہوتی ہے جب جماعت کو وہ دن دیکھنے کا موقع ملے تو اس کا فرض ہے کہ وہ یہ جوبلی منائے .... اس وقت جماعت کا فرض ہوگا کہ ایک عظیم الشان جوبلی منائے۔"

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء)

اس جوبلی کی تیاری کے لئے جماعت پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک اَور خطبہ میں اس بارے میں بھی اصولی راہ نمائی کی چنانچہ جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ جوبلی کی تقریب کے معاً بعد شروع ۱۹۴۰ء میں فرمایا:-

"اب جو ہمارے پاس جماعت ہے، اب جو ہمارے پاس روپیہ ہے، اب جو ہمارے پاس تبلیغی سامان ہیں، اب جو ہمارے دنیا میں مشن قائم ہیں، اب جو ہماری تعلیم اور اب جو ہماری تربیت ہے ان سب کو نیا بیج تصور کر کے آئندہ پچاس سال میں جماعت کی ترقی کے لئے سرگرم جدّوجہد کرنی چاہیئے تاکہ آئندہ پچاس سال میں موجودہ حالت سے ہماری تعداد بھی بڑھ جائے، ہمارا مال بھی بڑھ جائے، ہمارا علم بھی بڑھ جائے، ہماری تبلیغ بھی بڑھ جائے اور اسی نسبت سے بڑھے جس نسبت سے وہ پہلے پچاس سال میں بڑھا ہے۔"

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۴۰ء "تاریخ احمدیت" جلد نہم صفحہ ۲-۸)

جماعت کو غلبۂ اسلام کی اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے جو سرفروشانہ قربانیاں دینا ہوں گی اُن کا صحیح مقام حضور نے درج ذیل الفاظ میں متعین فرمایا:-

"عام طور پر لوگوں میں یہ مقولہ مشہور ہے کہ اگر میری کھال کے تسمے بنا کر بھی فلاں کی جُوتیوں میں باندھے جائیں تو یہ مجھ پر احسان ہوگا ایسا ہی اگر ہمارے چمڑوں کے تسمے بنائے جائیں اور اسلام کا جو جسم تیار ہو رہا ہے اس کے جوتوں میں باندھنے کے کام آ جائیں تو یہ ایک ایسی عزّت ہے جس سے بڑھ کر اَور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۳)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک چونکہ اسلامی عمارت کی تعمیر میں سب سے بڑی روک مغربیّت کا دجّالی فتنہ تھا اس لئے حضور نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بے پناہ محبّت و غیرت رکھنے والے احمدیوں کو نہایت پُرجلال لب و لہجہ میں تلقین فرمائی کہ وہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر بادشاہت کے قیام کے لئے دیوانہ وار اور سرفروشانہ جدوجہد کا آغاز کر دیں۔ چنانچہ فرمایا:-

"آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی تصویر کھینچنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ کوئی چیز آج اسلام کی باقی نہیں۔ نہ تمدنی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی۔ جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بُغض نہ ہوگا اتنا بُغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اَور چیز سے بُغض نہ ہو اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ... جس تہذیب نے ہمارے مقدّس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بُرے رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدّن کی شکل کو بدل دیا جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند سو نہیں سکتے .... ہم اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یا ہم زندہ رہیں گے یا مغربیت زندہ رہے گی۔"

پھر فرمایا:-

"اِس وقت اسلام کے مقابل پر بیسیوں جھنڈے بلند ہیں جب تک وہ تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے جب تک تثلیث کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا، جب تک بُت پرستی کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا جب تک اسلام کے سوا باقی تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے جب تک سب دُنیا میں تکبیر کے نعرے بلند نہیں ہو جاتے ہم کبھی اپنے فرائض کو پُورا کرنیوالے سمجھے نہیں جا سکتے۔"

(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۶، ۷)

بالآخر حضرت مصلح موعودؓ ہی کے الفاظ میں اللہ جلشانہٗ کی عالی جناب میں عاجزانہ دعا

(باقی …)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی پسر موعودؓ اور غلبۂ اسلام کے چار ادوار (۴)

(محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے)

(۱)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

(الفتح ۳۰)

اس آیت میں جو مثال بیان کی گئی ہے اس سے مراد مسیح محمدی (علیہ السلام) کی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور انجیل میں امتِ محمدیہ کے اس حصہ کی حالت یوں بیان کی گئی ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی۔ پھر اس کو آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ مضبوط کیا پھر وہ روئیدگی اور مضبوط ہوئی اور موٹی ہو گئی۔ پھر اپنے تنے پر مضبوطی سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ زمینداروں کو پسند آنے لگ گئی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مخالفین ان کو دیکھ دیکھ کر جلیں گے اللہ نے مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ان کی تمام کمزوریوں پر پردۂ مغفرت ڈال دیا جائے گا اور انہیں بہت بڑا اجر ملے گا۔

اس آیت کریمہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے (جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت سے قائم ہونے والی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے مقدر ہے) چار ادوارِ ترقی بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا دور أَخْرَجَ شَطْأَهُ

یعنی کونپل نکالنے کا ہے۔ میرے نزدیک اس دور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ شامل ہے جس میں احمدیہ جماعت روئے زمین پر ایک نازک کونپل کی شکل میں منصۂ شہود پر آئی۔ جیسا کہ سیدنا مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا"

(الوصیت)

احمدیت کی ترقی کا دوسرا دور۔

دورِ خلافت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے جسے میرے نزدیک آیت کریمہ متذکرہ بالا میں فَآزَرَهُ کے لفظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اس زمانے میں احمدیت کی نرم و نازک کونپل آسمانی اور زمینی غذاؤں کو جذب کرتے ہوئے مضبوط ہو جائے گی اس میں جماعتی تنظیم اور اس کی مضبوطی کی طرف اشارہ ہے پھر اس دور میں جماعت کے لئے اپنے مرکز سے ہجرت کرنا بھی مقدر تھا۔ مگر مصلح موعود کی تنظیمی قوت و طاقت سے جماعت کو ایک نیا مرکز میسر آنا بھی مقدر تھا۔ یہ تمام امور تنظیمی قوت اور مرکزیت پر دلالت کرتے ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود میں تین مراکز اسلام کے چار ہو جانے کا ذکر بھی موجود ہے۔ اسی دور میں حکومت اور احرار کے گٹھ جوڑ سے جماعت پر ایک منظم حملہ ہونا بھی مقدر تھا مگر (قوی ا[illegible] غنیین "کامل الظاہر والباطن" (یہ بھی مصلح موعود کی صفات میں دیکھیں (تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۱۴۷) مصلح موعود کی تنظیمی اور روحانی قوتوں کے سامنے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اسی کی نصرت و تائید سے ہباءً منثورا ہو جانا تھا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے اس دور کی سب سے نمایاں خصوصیت جماعت کی مضبوطی ہے جس کی بدولت ۱۹۳۴ء میں احرار کی یورش۔ پھر ۱۹۴۷ء کی ہجرت قادیان پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات جماعت احمدیہ کی قوت کو متزلزل نہ کر سکے اور جماعت احمدیہ کا قدم ترقی کے میدان میں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا اور تیز سے تیز تر ہوتا رہا۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کا تیسرا دور خاکسار کی رائے میں وہ ہے جس میں سے جماعت احمدیہ اس وقت گزر رہی ہے۔ یہ دور دراصل ۱۹۴۷ء سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ ہمارا مقدس روحانی و تنظیمی مرکز جسے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی برکت سے ان کا خادم بنا کر اس زمانے میں اپنی روحانی فوج کا ہیڈ کوارٹر مقرر کیا تھا۔ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ یا یوں کہہ لو کہ جماعت احمدیہ کو من حیث الجماعت اپنے مرکز سے ہجرت کرنا پڑی۔ ہاں جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا اٹل وعدہ موجود ہے کہ وہ یقیناً جماعت احمدیہ کو واپس ملے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی معہود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ۔

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۲۱۳)

یعنی وہ خدا جس نے تیرے سپرد خدمتِ قرآن کی ہے وہ ضرور بالضرور تجھے مرکز کی طرف لوٹائے گا۔

اس موجودہ دور کی نمایاں علامت اللہ تعالیٰ نے متذکرہ بالا آیت کریمہ میں یہ بیان کی ہے کہ فَاسْتَغْلَظَ کہ اس دور میں احمدیت کی روئیدگی بیش از پیش مضبوط اور موٹی ہو جائے گی اس لفظ میں دنیا میں جماعت کے پھیلاؤ اور وسعت کی طرف اشارہ ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف پیشگوئی مصلح موعود میں ان الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا"

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۱۴۷)

چنانچہ دیکھئے اس جلسہ سالانہ پر نفوس کی برکت کا کیا عظیم نظارہ چشمِ فلک نے سرزمین ربوہ میں دیکھا کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے وفود بھی اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ابراہیمی طیور کی شکل میں یَأْتِينَكَ سَعْيًا کے مصداق بن کر۔ اپنے امام ہمام کے قدموں میں آ جمع ہوئے۔

اموال کی برکت کا یہ نظارہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ امام کی زبان فیض ترجمان سے ۲½ کروڑ روپیہ اکٹھا کرنے کی اپیل صادر ہوئی تو صرف انگلستان کی جماعت نے ایک کروڑ سے زائد کا وعدہ اسی وقت اپنے امام کی خدمت میں پیش کر دیا اور اس وقت تک قریباً ساڑھے تین کروڑ روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔

پس موجودہ دور احمدیت کی نمایاں خصوصیت دنیا میں نفوس اور اموال کی صورت میں جماعت کا پھیلاؤ ہے۔ نیز یہ کہ جماعت کا دائمی مرکز اس دور میں جماعت کے ہاتھ میں نہیں ہوگا اور وہ اُس کی واپسی [illegible] انتظار میں اللہ تعالیٰ سے [illegible] دعائیں کر رہی ہوگی۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کا چوتھا دور جس کا آیہ کریمہ متذکرہ بالا میں ذکر ہے اس کی طرف ان [illegible] الفاظ میں اشارہ ہے

فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ

یعنی پھر وہ جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے گی۔ احمدیت کی کونپل اس آخری دور میں (جو اگلی ہے اور عنقریب آنیوالا ہے اور جس کے استقبال کے لئے ہم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بصد شوق و ذوق حصہ لے رہے ہیں) ایک تن آور درخت بن جائے گی اور ہر طرف سے اس درخت کی شاخیں نکلیں گی اور چار دانگ عالم کو اپنے گھیرے میں لے لیں گی اور دکھیا اور سسکنے والی انسانیت اس جنتی درخت کے ٹھنڈے سایوں تلے ابد الآباد تک آرام کرے گی۔ سلسلہ احمدیہ کی یہ عظمت اس کھیتی کے زمینداروں کو تعجب میں ڈالے گی۔ اور منکرینِ حق اس کو دیکھ کر جلیں گے۔

اسی نقشہ کو مہدی معہود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ایک الہام میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

حُجَّۃٌ قَائِمَۃٌ وَّفَتْحٌ
مُّبِیْنٌ۔ حَکَمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ۔
یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ
وَتُفْتَحُ عَلٰی یَدِہٖ
الْخَزَائِنُ وَتُشْرِقُ
الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا
ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِیْ
اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۴۸۳)

حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائیگی یہ خدائے رحمان کا اٹل فیصلہ ہے اپنے خلیفہ سلطان کے حق میں کہ اسے ایک عظیم روحانی بادشاہت دی جائیگی اور اس کے ہاتھ پر خزانوں کے منہ کھول دیئے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ یہ محض خدا کے فضل سے ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں عجیب نظر آئے گا یہ وہی حالت ہے جسے قرآن کریم میں یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مندرجہ بالا چار ادوار۔ اسی ترتیب اور خصوصیات کے ساتھ سیدنا مہدئ معہود علیہ السلام کے ایک شعر میں اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ ؎

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

یعنی پہلا دور دورِ آدم ہوگا۔ جس میں آدم علیہ السلام کی طرح ایک جماعت کی بنیادی اینٹ رکھی جائے گی

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے
آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ
سے وہ تخم بویا گیا"

(مسیح موعود علیہ السلام تذکرۃ الشہادتین)

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے دوسرا دور دورِ مصلح موعود ہے جس میں ایک بنیادی امر ہجرت قادیان ہے۔ شعر میں "کبھی موسیٰ" کے الفاظ سے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام گائے پرست ملک مصر سے اپنی جماعت سمیت ہجرت کر کے امن کے علاقہ میں آ گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت اور معیت میں انہیں سمندر میں سے گزار دیا تھا۔ بعینہ اسی قسم کی ہجرت مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کو بھی کرنی پڑے گی۔ حضرت مہدی معہود

غلبہ اسلام کی وحی الٰہی میں اس کا ذکر اس طرح ہے کہ:۔

یَا تَقِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ
کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی...
...اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی
اَمَامَکَ وَعَادٰی
مَنْ عَادٰی

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۶۶۲ و صفحہ ۶۶۳)

یعنی اے مسیح موعود تجھ پر موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک (ہجرت کا) زمانہ آنا مقدر ہے۔ وہ مہربان خدا تیرے آگے چلے گا یعنی اپنی حفاظت و معیت میں ایک گائے پرست قوم کے ملک سے ہجرت کروائے گا اور مشکلات کے سمندر میں سے نکال کر تجھے مقام امن میں لے آئے گا۔ اور جو تجھ سے دشمنی کرے گا اس سے خدا دشمنی کرے گا۔ یہ ۱۹۴۷ء کی ہجرت کا ذکر ہے۔ بائبل میں ہم دیکھتے ہیں کہ انہی الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو گائے پرست ملک مصر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تھا کہ موسیٰ تو بنی اسرائیل کو لے کر چل۔ میں تیرے آگے چلوں گا۔

تیسرا دور جو اس شعر میں بیان ہوا ہے وہ موجودہ یعقوبی دور ہے جس میں جماعت کے ہاتھ سے اس کا روحانی مرکز نکل گیا ہے اور وہ اس کی واپسی کی اسی طرح منتظر ہے جس طرح کہ یعقوب علیہ السلام لمبے عرصہ تک یوسف کے منتظر رہے۔

اس امر کا ثبوت کہ اس زمانے کے یوسف گم گشتہ (یعنی موعود غلبہ اسلام) کا تعلق ایک مخصوص مقام کی واپسی سے بھی ہے جس کی طرف حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کو لوٹایا جائے گا گویا دونوں آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ مہدی معہود علیہ السلام کا یہ الہام ہے کہ:۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ
لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ
قِیْلَ اَرْجِعْ اِلٰی مَکَانِکَ

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۷۷)

یعنی میں اپنے یوسف کی خوشبو محسوس کرتا ہوں اگر تم مجھے دیوانہ قرار نہ دو۔ کہا گیا کہ اپنے مکان کی طرف واپس لوٹ جا۔ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(مسیح موعودؑ)

ہمارا یہی موجودہ یعقوبی دور ہے جس میں غلبہ اسلام کی صدی (یعنی دوسری صدی جو احمدیت پر چڑھنے والی ہے) کے استقبال کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں اور جو اولو العزم کے الفاظ کا جماعت احمدیہ کو ماٹو (MOTTO) دیا گیا ہے اور ہم سب بے تابی سے اس یوسف (غلبہ اسلام) کے لئے چشم براہ ہیں

اس کے بعد ان شاء اللہ چوتھا اور آخری دور آئے گا جس کا شعر میں اس طرح ذکر ہے کہ ؎

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

یہ چوتھا اور احمدیت کی ترقی کا آخری دور ہوگا۔ جس میں ابراہیم ثانی مسیح محمدی مہدی معہود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل (علیہ السلام) کی روحانی نسلیں ساری دنیا کو اپنے گھیرے میں لے لیں گی اور

"دنیا میں ایک ہی مذہب
ہوگا اور ایک ہی پیشوا"

(مسیح موعود۔ تذکرۃ الشہادتین)

اسی دور کا ذکر آیت کریمہ متذکرہ بالا میں یہ ہے فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یعنی شجر احمدیت مضبوطی سے اپنے تنے پہ قائم ہو جائے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔

(۳)

قارئین کرام! اسلام کی نشأۃ ثانیہ یا احمدیت کی ترقی کے چار ادوار کا سورۃ الفتح کی متذکرہ بالا آیت کریمہ میں ذکر ہے اور انہی چار ادوار کا مہدی معہود علیہ السلام کے اس شعر میں ذکر ہے کہ ؎

ہیں کبھی آدم کبھی۔ موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ابتدائی اور آخری ادوار کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلے دور کے ابتدائی نقطہ کا تذکرہ ہمیں اس طرح ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ
اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ
فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ اَلْفَ
سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

(السجدہ ع ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ امر اسلام کو اپنی تدبیر کے ذریعہ آسمان سے زمین پر نازل کریگا پھر وہ اسلام (یعنی اس کی شوکت و عظمت) اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ہزار سال ہے واپس چڑھتا چلا جائیگا

پہلی تین صدیوں کو ابتدائی غلبہ اسلام کی صدیاں قرار دے کر خیر القرون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس دور میں رشد و اصلاح اور ہدایت کا غلبہ تھا۔ تین صدیوں کے بعد اسلام کے تنزل کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے جس کا زمانہ مندرجہ بالا آیت کریمہ کے مطابق ایک ہزار سال تک ممتد ہونا مقدر تھا۔ اس طرح یہ کل ۳۰۰+۱۰۰۰ = ۱۳۰۰ سال ہو جاتے ہیں۔ ۱۳۰۰ سال گزرنے کے بعد پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ابتدائی نقطہ کا ظہور مقدر تھا۔

۱۳۰۰ قمری سالوں کو اگر شمسی سالوں میں تبدیل کریں تو یہ ۱۲۶۴ سال بنتے ہیں۔ اسلامی کیلنڈر چونکہ ہجرت نبوی کے سال ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے اس لئے سن عیسوی میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ابتدائی نقطہ (شمسی سالوں میں) ۱۲۶۴+۶۲۲ = ۱۸۸۶ء نکل آتا ہے اور یہی وہ سال ہے جس میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل مہدئ معہود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی مصلح موعود کی صورت میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیارپور کے مقام سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے تفصیلی پروگرام کا اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اس مقصد کے لئے آپ کو ایک فتح و نصرت کی کلید فرزند دلبند۔ گرامی و ارجمند کی صورت میں عطا کرے گا

گویا سال ۱۸۸۶ء اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ابتدائی نقطہ ہے اور یہی وہ سال ہے جس کا قرآن کریم کی سورۃ السجدہ کی متذکرہ بالا آیت کریمہ سے استدلال ہوتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر۔ سورۃ التکویر صفحہ ۱۹۲) جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ خلافت مصلح موعود کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ایک نہایت ہی اہم مقام حاصل ہے۔ اسی دور میں احمدیت کی کونپل میں مضبوطی پیدا ہوئی اور وہ ایک تن آور درخت بننے کے درجہ کی طرف سرعت سے قدم اٹھانے لگی۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وہ نقطہ جہاں سے اس کی ترقی کا آخری دور یعنی عالمگیر غلبہ اسلام کا دور شروع ہوتا ہے قیام احمدیت کے بعد دوسری صدی ہے۔ جو آج سے ۱۶ سال کے بعد شروع ہونے والی ہے۔ اس صدی کو ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبہ اسلام کی صدی قرار دیا ہے جس میں دنیا ؎

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

کا کھلم کھلا نظارہ دیکھے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اسی کے استقبال کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ قائم کیا گیا ہے کہ جماعت کو جو اولو العزم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موعود کا نام دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اس آخری دور کی ابتداء کی طرف الفجر کی آیت واللیل اذا یسر کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے پہلے فرمایا والشفع والوتر۔ یعنی بعثت مسیح محمدی کے معاً ساتھ ہی اسلام کا دن طلوع نہیں کرے گا۔ بلکہ ایک صدی درمیان میں حائل ہو گی۔ جب وہ گذر جائیگی تو غلبۂ اسلام کا دن چڑھے گا اور اس کی فجر کا ظہور ہو جائے گا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر تفسیر سورہ الفجر) پھر وہ آفتاب بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائیگا۔ یہاں تک کہ نصف النہار تک پہنچ جائے گا۔ اس زمانے کے متعلق مہدی معہود علیہ السلام نے ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی .... اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

پس غلبۂ اسلام خدا کی اٹل تقدیر ہے۔ جس کے استقبال کی ہم آج کل تیاریاں کر رہے ہیں۔ مخالفین اندر ہی اندر ہماری ان تیاریوں پر آتشِ حسد میں جل رہے ہیں وہ اپنا انتہائی زور لگائیں گے کہ آسمانی چراغ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر ہم انہیں مہدی معہود علیہ السلام کے الفاظ میں یہی پیغام دیتے ہیں کہ:-

(ا) "اگر طاقت ہے تو خدا کی ان پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھاؤ۔ ہر ایک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو۔ پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا"

(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۳)

(ب) سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا!"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱-۲۲)

(ج) "قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

وَآخِرُ کَلِمَتِنَا حَمْدٌ وَّ شُکْرٌ
لِرَبٍّ مُحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

"اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچے فرستادہ ہیں۔"

(المصلح الموعودؓ)

نام بھی محمود تیرا کام بھی محمود ہے

نام بھی محمود تیرا کام بھی محمود ہے
اِس سے ثابت ہے کہ تُو ہی مُصلح موعود ہے
تُو مسیحی نفس بھی اور رُوحُ الحق بھی تُو
اور اولوالعزمی بھی تیری ذات میں موجود ہے
تُو ہے قدرت اور رحمت اور قربت کا نشاں
تیری آمد سے نمایاں عظمتِ معبود ہے
تیری ہستی فتحِ دینِ مصطفےٰؐ کی ہے دلیل
تیری پیدائش نشانِ ذاتِ لامحدود ہے
مجتمع ہیں ذات میں تیری دو گونہ نعمتیں
مصلح موعود و ابنِ مہدیٔ مسعود ہے
حُسن اور احسان میں ہے تُو مسیحا کا نظیر
تیرا شاہد خود مسیحا اور تُو مشہود ہے
اس میں جو تنویر جلتے ہیں فغاں کرتے نہیں
عشق بھی آتش ہے لیکن آتشِ بے دُود ہے

ہر گوشۂ حیات کو تطہیر بخش دی

کیا مصلح موعودؓ نے تفسیر* بخش دی
گویا نئی حیات کی تصویر بخش دی
اک معجزہ جو ذہن کی کایا پلٹ گیا
اک نور جس نے قلب کو تنویر بخش دی
ناصاف راستوں کی صفائی کی اس طرح
ہر گوشۂ حیات کو تطہیر بخش دی
اس دورِ بے سکون میں بے مثل و بے نظیر
تسکینِ قلب و روح کی تدبیر بخش دی
جھوٹی روایتوں کے محلات توڑ کر
پھر زندگی کو دولتِ تعمیر بخش دی
مہدیؑ نے شاہراہِ ہدایت پہ ڈال کر
سارے جہاں کو عزت و توقیر بخش دی
عشقِ خدا کی آگ لگائی کچھ اس طرح
کیف و جنونِ شوق کی اکسیر بخش دی
دُنیا کی تلخیوں کو نہ آنے دیا قریب
مجھ بے نوا کی آہ کو تاثیر بخش دی
دن رات مجھ پہ شفقت و احساں کیا کئے
الفت کی میرے پاؤں کو زنجیر بخش دی
قدوسیوں کی گرمیٔ بازار دیکھ کر
ربوہ کو اُس نے اور بھی توقیر بخش دی
بچپن سے شوق بیعتِ مہدیؑ نصیب ہے
مجھ کو خدا نے رفعتِ تقدیر بخش دی

* تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کی طرف اشارہ ہے۔

عبدالحمید خان شوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کی خاطر

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک عظیم کارنامہ

مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری - گنج مغلپورہ

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی پیدائش کے بارے میں متواتر الہامات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ

"ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۵)

وہ مصلح موعود۔ وہ وجیہہ۔ وہ پاک نفس اور وہ اولوالعزم وجود ۱۲ ؍ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ آپ کی پیدائش پر آپ کا نام محمود رکھا گیا۔ لیکن یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہیں رکھا بلکہ خدا نے خود آپ کا نام محمود رکھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"

(تریاق القلوب ص۴۲)

پیدائش کے بعد آپ اگر حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آغوش محبت میں رہے تو دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر تربیت رہنے کا آپ کو شرف حاصل ہوا۔ جب آپ بڑے ہوئے تو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ پیشگوئی کے مطابق آپ کے ذریعہ اسلام کی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کا اظہار ہوا جس کی صرف ایک مثال درج کی جاتی ہے۔

۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے کہ دشمنان اسلام کی طرف سے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت گستاخانہ کتابیں لکھی گئیں۔ قتل و خونریزی کے واقعات رونما ہو رہے تھے اور امن اور چین دنیا سے مفقود تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تفہیم کے ماتحت یہ نہایت ہی کامیاب اصل دنیا کے سامنے پیش کیا کہ مسلمان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسے منعقد کریں جن میں علاوہ مسلمانوں کے غیر متعصب اور معزز غیر مسلم اصحاب سے بھی آپ کی شان بلند کے اعتراف میں لیکچر دلائے جائیں چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۷ ؍ جون ۱۹۲۸ء کا دن مقرر فرمایا اس دن سارے ہندوستان میں جلسے منعقد کئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تقریریں کی گئیں۔ آپ کی یہ تحریک اس قدر کامیاب ہوئی کہ ملک کے مسلمان اخبارات نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا اور لکھا:۔

"جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے جس سرگرمی سے اسلامی خدمت بجا لا رہی ہے وہ اب اپنے زریں کارناموں کی بدولت محتاج بیان نہیں۔ یورپ کے اکثر ممالک میں جس عمدگی کے ساتھ اس نے تبلیغی خدمات سرانجام دیں اور دے رہی ہے سچ یہ ہے کہ یہ اسی کا کام ہے پچھلے دنوں جب یکایک شدھی کا طوفان امڈ آیا تھا اور جس نے ایک دم آدمیوں کو نہیں گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کو متاثر بنا کر مرتد کر دیا تھا یہی ایک جماعت تھی جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا اور وہ کچھ خدمات انجام دیں اور کامیابی حاصل کی کہ دشمنان اسلام انگشت بدنداں ہو گئے اور ان کے بڑھے ہوئے حوصلے پست پڑ گئے یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے جس ایثار و انہماک سے یہ مختصر سی جماعت اسلام کی خدمت سرانجام دے رہی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور بلاشبہ اس کے یہ کارنامے تاریخی صفحات پر آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ پچھلے دنوں اس کی یہ تحریک کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ۱۷ ؍ جون کو ہندوستان کے ہر مقام پر عام مجمع میں جس میں مسلم و غیر مسلم دونوں شامل ہوں تقریریں کی جائیں جن کے لئے اس نے صرف تحریک ہی نہیں کی بلکہ صدہا روپے بھی خرچ کر کے مقررین کے لئے ہزاروں کی تعداد میں لیکچرز طبع کرا کر مفت تقسیم کئے ہمارا تو یہ خیال ہے کہ اگر اس تحریک پر آئندہ بھی برابر عمل کیا گیا تو یقیناً وہ ناپاک حملے جو آج برابر غیر مسلم اقوام ذات فخر موجودات پر کرتی رہتی ہیں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ معاصر "الفضل" کو جن مقامات سے جلسوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے وہ اتنی سو ہیں ہم اس شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ مدظلہ کی خدمت میں اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ آپ کی اس مبارک تحریک نے مسلمانوں کے تمام فرقوں کو ایک مرکز پر کھڑا کر کے اتحاد کا عجیب و غریب سبق دے دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

(اخبار اردو "ناگپور" - ۵ ؍ جولائی ۱۹۲۸ء)

"یہ واقعہ ہے اور اس پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے صرف احمدی جماعت ہی اس بات کا دعویٰ کر سکتی ہے کہ اس نے فتنہ ارتداد کا مقابلہ ہر حیثیت سے اچھا کیا اور خوب کیا اور اس سے زیادہ بہتر اور صحیح طریق پر ناموس رسول صلعم کی حفاظت کے لئے جہاد اکبر بھی کسی دوسری جماعت نے نہیں کی۔ ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ وہ سچا کام خدمت اسلام کا انجام دے رہی ہے اور اس وقت ہندوستان میں کوئی جماعت اتنا اچھا اور ٹھوس کام نہیں کرتی وہ ہر موقعہ پر مسلمانوں کو حفاظت اسلام و تبلیغ اسلام کی توجہ دلاتی رہتی ہے باوجود اختلاف عقائد کے ہمارے دل میں اس جماعت کی بہت عزت ہے۔"

(اخبار مشرق یکم دسمبر ۱۹۲۷ء)

"مسلمانوں میں احمدی جماعت جس خلوص کے ساتھ قومی خدمات انجام دے رہی ہے۔ وہ دوسری جماعتیں اس خلوص کے ساتھ یہ خدمات انجام نہیں دیتیں ہم کو اس کا اعتراف ہے کہ احمدی وہی لوگ ہیں جن کو کمزور سمجھ کر دوسرے مسلمان اپنی قوت کے زور پر سنگسار کر اٹھتے ہیں اور جس مظلوم نہیں لا اکراہ فی الدین کے عامل اس قسم کے جبر و تشدد اور عقیدہ پرستی کہاں سے سیکھ آئے ہیں۔ اسی ہی احمدی جماعت کے مخلص ممبروں نے پچھلے سال اپنی محنت اور خلوص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات جو غیر مسلموں میں تاریکی کے اندر پڑے ہیں خود غیر مسلموں سے پلیٹ فارموں پر بلا کر ظاہر کرائے ہیں۔"

(اخبار مشرق ۹ ؍ مئی ۱۹۲۹ء)

غانا میں ایک نو وارد ڈاکٹر کے تاثرات

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب نصرت جہاں سکیم کے ماتحت افریقہ میں پہنچنے والے پانچویں ڈاکٹر ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ ؍ فروری ۱۹۷۵ء کو نائیجیریا سے غانا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ آپ نے حال ہی میں نائیجیریا کی ابادان یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر کے اپنی خدمات کو پیش کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آپ کے وقف کو قبول فرماتے ہوئے انہیں غانا کے اسکورے احمدیہ ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کے ساتھ متعین فرمایا ہے۔ مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام اپنے خط مورخہ ۲۳ میں لکھتے ہیں:۔

"ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے غیر معمولی کام کیا ہے ان کی EFFICIENCY (کارکردگی) حیران کن ہے۔ ۹۰-۸۰ مریض آؤٹ ڈور OUT DOOR دیکھنا اور درمیان میں ۵-۶ آپریشن یہ سب کام ایک بجے دوپہر سے پہلے پہلے ختم کر لینا بڑی کامیابی ہے۔ سرجری کا کام ان سے سیکھنا شروع کر دیا ہے اور یقیناً مجھے ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے بہت فائدہ پہنچے گا۔"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ احمدی ڈاکٹروں کو اہل افریقہ کی بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

سال کا ایک چوتھائی گذر چکا ہے ہر قائد مجلس و ناظم ضلع کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا بجٹ کا ۱/۴ حصہ وصول کر کے مرکز کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر نہیں تو اس ماہ اس کمی کو پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کی آسمانی تحریک

(بقیہ صفحہ ۸)

ہے کہ :-

"اے ہمارے رب، ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے ہمارے رب اپنی تعلیم، اپنی سیاست، اپنے اقتصاد، اپنی معاشرت اور اپنے مذہب کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال۔ ان کی عظمت ہمارے اندر پیدا کر یہاں تک کہ ہمارے دلوں میں اس تعلیم سے زیادہ اور کوئی پیاری تعلیم نہ ہو جو تُو نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی۔ اے خدا جو تیری طرف منسوب ہو اور تیرا پیارا ہو اور جو تجھ سے دُور ہو اُس سے ہم دُور رہیں لیکن سب دُنیا کی ہمدردی اور اصلاح کا خیال ہمارے دلوں پر غالب ہو اور ہم اُس انقلابِ عظیم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوں جو تُو اپنے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے۔"

(انقلابِ حقیقی صفحہ ۱۴۲)

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نشانوں کے ساتھ کھڑا کیا ہے

"مَیں آج ... یہ خبر دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر قدرت اور فضل اور رحمت کے جس نشان کی خبر دی تھی وہ ظاہر ہو چکا۔ جن لوگوں کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ ان لوگوں تک اسے پہنچا دیں جو سُن نہیں رہے .... یہ عظیم الشان پیشگوئی غیر معمولی حالات میں پُوری ہو چکی ہے۔ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر اور غلبہ عطا کیا .... پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد دی اور پھر ایسا بیٹا عطا کیا جو ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نشانوں کے ساتھ کھڑا کیا۔ مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کس رنگ میں اور کس طریق سے اپنے کام کو پُورا کرے گا لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ کام ہو کر رہے گا میرے ذریعہ یا مجھ سے دین سیکھنے والے کسی اور کے ذریعہ۔ اور جہاں آج دُنیا میں ہر طرف محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں وہاں گھر گھر سے درود کی آوازیں آئیں گی اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پُورا ہو کر رہے گا۔"

(تقریر حضرت المصلح الموعودؓ بمقام لدھیانہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء
منقول از الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

پیشگوئی مصلح موعودؓ اور اس کے مصداق کی یقینی تعیین

(بقیہ صفحہ ۷)

دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

حضور نے معترضین کی نکتہ چینی کا ذکر فرمایا کہ وہ کہتے ہیں :-

"نو برس کی حد جو پسر موعود کیلئے بیان کی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر حضور اسی ۸ اپریل ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں لکھتے ہیں :-

"غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہی وہ لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔"

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مصلح موعود کے لئے ۹ برس کا عرصہ مقرر تھا اور اسکی پیدائش اس عرصہ سے تجاوز نہیں کر سکتی تھی۔ اندریں حالات یہ بات طے ہو گئی کہ بہرحال مصلح موعود انہی صاحبزادوں میں سے ایک ہے جو اس نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوئے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ لڑکے جماعت احمدیہ قادیان کے ہم عقیدہ ہیں اسلئے ہمارے فریق مخالف کو شاید مشکل پیش آئے اور وہ یہ نہ مانے کہ نو برس کی مدت میں پیدا شدہ بچوں میں سے ہی مصلح موعود ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس فریق کے عقائد کا غلط ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ لیکن میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ حضرت اقدس کو مانتے ہوئے ان صریح حوالہ جات اور واضح عبارت کی کوئی تاویل بتائیں وہاں یہ سوچ لیں کہ تاویل وہاں کرنا چاہیئے جہاں یہ واضح معنے پورے نہ اتر سکتے ہوں۔ غرض الہام الٰہی سے مصلح موعود کا نو برس اور حضرت اقدس کے موجودہ بچوں میں سے ہونا ضروری و ظاہر ہے۔

(۷)

اور پھر اس موعود کا بشیر ثانی اور محمود اور اولوالعزم ہونا ضروری ہے۔ ہاں پھر اس کا بشیر اوّل کی وفات کے بعد بلا توقف پیدا ہونا ضروری ہے۔ ان حالات میں تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی مانیں۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موعود کیلئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

کیا اب بھی فریق لاہور والے حضرت محمود کے مصلح موعود ہونے پر معترض ہو سکتے ہیں؟

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :-

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

معزز قارئین! ہمارے مندرجہ بالا بیانات سے بالبداہت ثابت ہے کہ نو برس میں پیدا ہونیوالا مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ ہمارے مخالف فریق کا فرض ہے کہ اگر وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں تو بتائیں کہ :-

(۱) بشیر ثانی کون ہے؟

(۲) کونسا بچہ ہے جو بشیر اوّل کی وفات کے بعد "بلا توقف" پیدا ہوا؟

(۳) کونسا لڑکا ہے جسکا نام محمود بھی رکھا گیا؟

(۴) کونسا لڑکا ہے جو حضرت کا جانشین ہوا، اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انزال رحمت کے دوسرے طریق کو اختیار فرمایا۔ اور اسے خلفاء و اولیاء میں سے بنایا؟

(۵) کونسا لڑکا عمر پانیوالا ٹھہرا۔ کیا حضرت محمود اس کے مصداق نہیں تھے؟

(۶) جلد جلد بڑھنے والا اور اولوالعزم ہونے کا، حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل ہونے کا کس کو فخر حاصل ہے؟

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٭

★

مرض اٹھرا کا شافی علاج — حب مفید اٹھرا — چھ صد گولیاں بیس/- روپے — ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ — گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرم لین (رجسٹرڈ)
نئی اور پرانی خارش - داد - چنبل - کیل چھائیوں اور حملہ جلدی امراض کیلئے
زود اثر مرہم - ہر دوا فروش سے خریدیں قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور

ھو الشافی
غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے
دانت مت نکلوایئے
پائیوریا (ماسخورہ) کے لئے
ANTI PYORRHOEA. اینٹی پائیوریا
قیمت -/۱۰
کیریز (دانتوں کے گھن) کے لئے
ANTI CARIES. اینٹی کیریز
قیمت -/۱۰
TOOTH CURE. دانت درد کیلئے ٹوتھ کیور
قیمت -/۲
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور - کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے
بشرطیکہ آپ کے پاس السیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو جس سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا ہزاروں جانور بچ گئے۔ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۳۳٪ کمیشن۔ دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

STERILITY. بانجھ پن کا مجرب علاج
STERILITY CURE. سٹیریلیٹی کیور
قیمت مکمل کورس -/۲۰ خرچ ڈاک ۱/۷۰
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ - لاہور - کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ - فون ۶۰۶/۶۰۷

محمود گولڈ سمتھ
خالص سونے چاندی کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے نیز اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
پروپرائٹر
چوہدری محمود احمد ولد بشیر احمد راجپوت
گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۸۱

ہر قسم کا اسلامی اور احمدیہ لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں
(مینجنگ ڈائرکٹر)

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
کی آرام دہ سبک رفتار بسوں میں سفر کیجئے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبولے روڈ - لائلپور
ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا
کپڑا، پاپلین، لٹھا
کیمبرک، فلالین، رنگدار
ڈیزائنٹ بنانے والے:
فون ملز ۷۹۴۶ * فون آفس منڈی ۲۴۸۳ * فون آفس گول کپڑا ۶۳۵۴
ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

زچگی کے مختلف مراحل میں
معاون دایہ ادویات
سے استفادہ کریں۔ تفصیلی لٹریچر مفت
نذیر میڈیکل سنٹر
دار البرکات - ربوہ

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

ہر قسم کی عماراتی لکڑی
پاک ٹمبرز
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیں - ٹیلیفون نمبر ۶۲۶۱۸

پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی
میں جائیداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ
اکسچینج سنٹر
فون نمبر ۲۲۲۴۴
سے استفادہ فرمائیں:
المشتہر: داؤد برادرز - آب پارہ اسلام آباد
فون ۲۲۲۴۴

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے علاج کے لئے
کورس: ۲۰ روپے
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے
کورس ۳۵ روپے
خوشتر نانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ: فون ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

کاغذ — اور — گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۲۳/۵۳۱۱۲

پر

تشریف لائیں

ملک عبد اللطیف ستکوہی پروپرائٹر ملک محمد حنیف

فون نمبر ۶۲۵۱۶ فون نمبر ۶۲۵۱۸

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

مینیجر

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں!

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں کریپ پرنٹ، ٹشو ساٹن، بروکیڈ، شنیل، کشمیری شالیں اور سٹولز کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں!

الفردوس کلاتھ مرچنٹ ـ ۸۵ انارکلی ـ لاہور

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبی ضروریات بااحسن پوری کر رہا ہے

زوجام عشق طاقت کی لاثانی دوا ساٹھ گولی ۲۰/ بیس روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے	**دوائی خاص** زنانہ امراض کا واحد علاج دس روپے
اولادِ نرینہ مجرب دوا فی کورس ۲۵/ پچیس روپے	قدیمی ـ اولین ـ شہرۂ آفاق **حب اطہر رجسٹرڈ** مکمل کورس ـ بیس روپے	**حب مفید النساء** عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا ایک ماہ خوراک پانچ روپے
تریاق خاص نوجوانوں کی صحت کا نگہبان پانچ روپے	**ہمارا اصول** معیاری خالص اجزاء ـ دیانتدارانہ دواسازی ـ عمدہ پیکنگ ـ غریبانہ قیمت ـ مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	**حب مسان** سوکھے کی مجرب دوا فی شیشی تین روپے
معین الصحت تلی، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج ـ سولہ دن کی خوراک دس روپے		**شہزرین** خرابی جگر، کمزوری جسم اور اپھارا کی دوا ـ دس روپے
مقوی دانت منجن دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے ـ فی شیشی ایک روپیہ	**مقوی دماغ گولیاں** ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون ـ فی شیشی پانچ روپے	**تسہیل ولادت** پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا ـ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود ربوہ ـ فون ۶۳۸

هو الشافی

بواسیر کی حیرت انگیز دوا

پائلز کیور

PILES CURE.

صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام

چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم

قیمت مکمل کورس ۱۰/ ـ بذریعہ خط مفید لٹریچر مفت

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ـ کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبرز ۶۰۶ / ۶۰۷

شفائے اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ اس دوا کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی دی جاتی ہے۔

قیمت ۷۵/ ـ درجن ۶/ دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجیے۔ یہ ٹانک غذا جزو بدن بناتا، خوب بھوک لگاتا، خون پیدا کرتا، دل، دماغ، گردہ، مثانہ کو طاقت دیتا اور ہر قسم کی جسمانی کمزوریاں دور کرتا ہے۔

قیمت ۴/ ڈاک سے ۵/۵۰

چھائیاں، داغ، دھبے، کیل، مہاسے، پھنسیاں صاف کر کے چہرے کی جلد کو کندن کی طرح صاف کرنے کیلئے "فیسلین" اکسیر ہے

قیمت ۹/ ڈاک سے ۱۰/۵۰ (فہرست حیرت انگیز مجرب دوائیں مفت طلب کریں)

شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

خوشخبری

شناختی کارڈ کیلئے دو عدد فوٹو مفت

پاسپورٹ سائز کی تین کاپیاں ۵/ روپیہ میں ساتھ دو عدد فوٹو شناختی کارڈ کے لئے مفت

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

NOOR-E-BASAR (OKK)

کاجل نور بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

MINI MOTORS

V. W. SPECIALISTS

PHONE : 81442

54-B, GULBERG II

GULBERG

LAHORE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

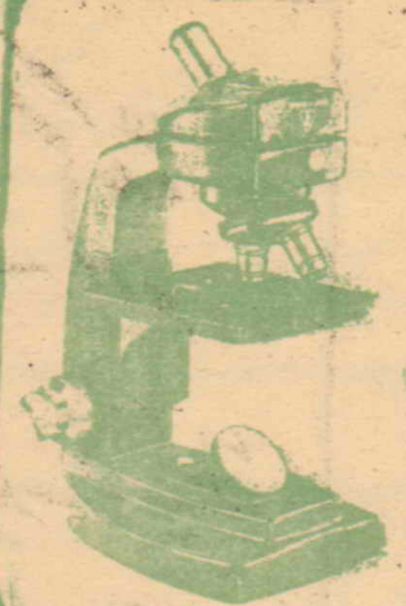

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

صحتِ من کی ضامن شہرۂ آفاق

اردو کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ (رجسٹرڈ)

ہر قسم کا چمڑا

کینوس کے ٹرنک

سوٹ کیس ہولڈ آل ہینڈ بیگ

سامان سیڈلری

سفر کی ضروریات کا سامان

جہیز میں دینے والے تحائف

خریدنے کے لئے

ہمارے شوروم میں تشریف لائیے

ایم الٰہی بخش حسین بخش

۱۳۱۔ انار کلی۔ لاہور

انمول موتی —— قدرتی دانت

ان کی حفاظت اور قدر کیجئے

خطرناک مرض —— "پائیوریا"

اور اس کا حیرت انگیز علاج ہمارے پاس موجود ہے بہتر اور کامیاب علاج کیلئے ہمارے کلینک پر تشریف لاویں۔ بالکل بے کار دانت بغیر کسی تکلیف اور درد کے نکالے جاتے ہیں۔ سونے اور چاندی سے کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ نئے امریکن دانت جدید طریق پر بغیر تالو اور پلیٹ کے لگائے جاتے ہیں

(کامیابی شرط ہے)

ڈاکٹر بشیر احمد ڈینٹسٹ ماڈرن ڈینٹل سروس

سرگودھا روڈ۔ بوٹے دی جھگی۔ لائلپور

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵۰

بندوق پستول۔ ریوالور و کارتوس وغیرہ ہر قسم خرید کرنے کے لئے

قریشی محمود الحسن

اسلحہ ڈیلر

کچہری بازار سرگودھا

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے نئے ماڈل کے

چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراطِ حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں۔

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں

ویدہ زیب ملبوسات

ہماری دکان پر ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا مثلاً فلیٹ کریپ، وائل کریپ، نائلکس کریپ K.T ٹائٹرون، آئرش ٹائٹرون مختلف رنگوں میں یونیورسل کاٹن، پلین و پرنٹ کیمبرک خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔

خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

ربوہ کا مشہور تحفہ

ہاضمون رجسٹرڈ

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے خاص الخاص نسخہ لیبل دیکھ کر خریدیں

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

سہراب

پاکستان کا پہلا اور واحد سائیکل

جو 1,0,00,000

دس لاکھ کی تعداد سے بھی زیادہ فروخت ہو چکا ہے

پاکستان کا نمبر 1 سائیکل سہراب

AIM SOH2U73